السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسی طرح وہ چند ایک احادیث بھی پش کرتے ہیں مثلا صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اوران سے اپنے والد کی جائیداد کا حصہ طلب کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جائیداد تو صرف مساکین اور غرباء کےلیے ہوتی ہے۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہوگئیں۔ (1) اس کو دلیل بنا کر پھر وہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا تو ایسی باتوں کا جواب کیا ہوگا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فتح الباری می ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کرلیا تھا اور جہاں تک میراث کا تعلق ہے سو یہ بات ثابت شدہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی میراث جاری نہیں ہوتی۔ (2) اگر اس کا کوئی وجود ہوتا تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے زمانہ خلافت میں اپنا حق ضرور وصول کرلینا چاہیے تھا۔ جب کہ واقعاتی طور پر یہ بات ثابت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف حق پر مبنی تھا جسے بعد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے اسوہ حسنہ سمجھا۔

---

(۔ صحیح البخاري کتاب فرض الخمیس باب فرض الخمس (۳-۹۳) والفرائض باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : (لا نورث ماترکنا صدقة(3٦٧٢٦

4انظر قبل ہذا۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص418

## محدث فتویٰ